امن عالم کے قیام اور مسلمانوں کے مصائب دُور کرنے کیلئے حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریک

دنیا بھر کے احمدی افریقہ کے فاقہ زدہ ممالک کیلئے امدادی رقوم دیں

مرکزی طور پر جماعت احمدیہ کی طرف سے دس ہزار (10,000) پونڈ کی فوری پیشکش

کسی کی فتح کیلئے نہیں بلکہ دنیا میں امن کے قیام کیلئے اور سچ کی فتح کے لئے احباب جماعت احمدیہ دُعائیں کریں

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۸
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۲۳ - رجب ۱۴۱۱ھ - ۹ - تبلیغ ۱۳۷۰ ہش - ۹ - فروری ۱۹۹۱ء | نمبر ۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیج کی جنگ کا سارا فائدہ اسرائیل کو اور اقتصادی فائدہ مغربی ممالک کو پہنچ رہا ہے

اگر عراق کلیتہً تباہ ہوگیا تو بیسیوں سال تک مسلمان روتے رہیں گے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۸۔ صلح ۱۳۷۰ ہش (۱۸ جنوری ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

(یہ خطبہ لندن کے علاوہ بریڈ فورڈ (برطانیہ) جاپان، جرمنی، ماریشس، نیویارک اور ڈنمارک میں بھی سُنا گیا)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

مزاح کے پردے میں لپٹی ہوئی دردناک حقیقت

"پیر صاحب پگاڑا جو پاکستان کے ایک بزرگ سیاستدان ہیں انہیں خدا تعالیٰ نے ایک خاص ملکہ عطا فرمایا ہوا ہے جیسا ملکہ اور کسی پاکستانی سیاستدان میں مَیں نے نہیں دیکھا۔ مزاح کی زبان میں اور لطیف مزاح میں لپیٹ کر وہ بعض دفعہ ایسی ٹھوس حقیقتیں بیان کر دیتے ہیں جو اگر ظاہری کھلے کھلے لفظوں میں بیان کی جائیں تو ویسا اثر پیدا نہیں کر سکتیں اور ایسی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں جو وہ بعض حالات میں کھلم کھلا کہنا مناسب نہ سمجھتے ہوں مگر اشاروں کی اس زبان میں جو خاص طور پر مزاح میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے وہ اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے کی خاص قدرت رکھتے ہیں۔ پیچھے کچھ عرصہ ہوا کسی نے ان سے پوچھا کہ بتائیے کہ مشرقی پاکستان جو پہلے ہوا کرتا تھا وہاں کے ان مسائل کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے مشرق کی باتیں کیا پوچھتے ہو ہمارا تو قبلہ مغرب کی طرف ہے اور مغرب ہی کو ہم سجدہ کرتے ہیں۔ اس لئے مغرب کی باتیں پوچھو۔ کیسی لطیف بات ہے اور کتنی گہری۔ ہے تو مزاح کے پردے میں لپٹی ہوئی۔ لیکن ایک انتہائی دردناک حقیقت ہے جو روز بروز کھل کر ظاہر ہوتی چلی جارہی ہے۔ وہ تو ہیں جو قبلہ یعنی بیت اللہ سے مشرق کی طرف واقع ہیں ان کا ظاہری قبلہ تو بہرحال مغرب ہی کی طرف ہوگا لیکن پیر صاحب کی مراد یہ نہیں تھی بلکہ یہ مراد تھی کہ ظاہری قبلہ مغرب کی طرف ہے اور باطنی قبلہ کسی اور طرف ہے مگر حیرت ہوتی ہے خانہ کعبہ کے محافظین پر کہ جو بیت اللہ میں رہتے ہوئے بھی مغرب کو سجدہ کرتے ہیں۔ آج عالمی مسائل سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے سب سے اہم ضرورت قبلہ سیدھا کرنے کی ہے جب تک قبلہ سیدھا نہیں ہوتا اس وقت تک کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔

ایک زمانہ تھا کہ جب مسلمان قوم دو ایسے حصوں میں بٹی ہوئی تھی کہ ایک کا قبلہ مشرق کی طرف ہو چکا تھا اور ایک کا مغرب کی طرف اور دونوں میں سے کسی کا قبلہ بھی بیت اللہ کی طرف نہیں تھا۔ وہ اپنے تمام مسائل میں یا مغربی قوموں کی طرف دیکھتے تھے یا مشرقی طاقتوں کی طرف۔ جو سیاسی تبدیلیاں روس میں اور روس اور امریکہ کے تعلقات میں پیدا ہوئی ہیں ان کے نتیجے میں اب ایک قبلہ تباہ ہو چکا ہے اور ایک ہی قبلہ باقی رہ گیا ہے ان کے لئے۔ لیکن جو حقیقی قبلہ کبھی تباہ نہیں ہو سکتا، جو دائمی ہے اور ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کے لئے نجات کا ذریعہ بنایا گیا اس قبلے کی طرف رخ نہیں کرتے۔

پس آج کے دَور میں سب سے اہم ضرورت قبلہ درست کرنے کی ہے۔ یہ انتہائی دردناک حالات جو اس وقت عالم اسلام پر مصیبتیں بن کر اتر رہے ہیں، اس سے کئی قسم کے ردِّ عمل پیدا ہو رہے ہیں۔ اور مَیں مختصراً ان سے متعلق جماعت کے سامنے وضاحت کرتا ہوں اور پھر جماعت کو نصیحت کروں گا کہ ان کو (دینِ حق کی) تعلیم کے لحاظ سے کیا ردِّ عمل دکھانا چاہیئے۔

ایک بڑا حصہ سعودی عرب کی امامت میں یعنی مسلمان ممالک کا ایک بڑا حصہ سعودی عرب کی

مسلسل صـ۲ـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ صفحہ ۱ سے آگے

امامت میں کلیتہً مغرب پر اپنا انحصار کر بیٹھا ہے اور اس بات میں کوئی بھی عار نہیں اور کوئی مضائقہ نہیں سمجھا جاتا کہ عالم اسلام بھٹتا جا رہا ہے اور دن بدن ان کے رخنے زیادہ گہرے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ عراق نے جو کچھ بھی کیا، جیسا کہ آپ خطبوں میں پہلے سن چکے ہیں جماعت احمدیہ نے کبھی بھی عراق کے کویت پر اس حملے کی تائید نہیں کی۔ جماعت احمدیہ کا موقف ہمیشہ یہی رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تعلیم کے مطابق تمہارا بھائی اگر ظالم بھی ہو تو اس کی اس طرح مدد کرو کہ اس کے ہاتھ ظلم سے روکو۔ چنانچہ اس پہلو سے ہم نے عراق کی بارہا مدد کرنے کی کوشش کی۔ پیغامات بھجوائے گئے خطبات میں بھی ہر طرح سے یہ مضامین بیان کئے کہ دو باتیں ایسی ہیں جو آپ کو ظلم میں شریک کر دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اگر آپ مدد چاہتے ہیں تو ظلم سے ہاتھ کھینچنا ہوگا۔ پہلی بات یہ کہ کویت سے آپ کو اپنی فوجیں واپس بلا لینی چاہئیں اور عالمی برادری کے سامنے نہیں بلکہ مسلمان برادری کے سامنے کویت کے ساتھ اپنا معاملہ طے کرنے کے لئے پیش کریں اور امن کے ساتھ اور سمجھوتے کے ساتھ آپ کے اختلافات طے ہوں۔ یہی قرآنی تعلیم ہے اور اسی تعلیم کے مطابق ہم نے بغداد کو نصیحت کی۔

دوسری بات ان کے سامنے یہ پیش کی گئی کہ باہر کے ملکوں کے نمائندے جو آپ کے ملک میں مختلف خدمات پر مامور تھے اور اسی طرح مختلف سفارت کار، وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کے پاس امانت ہیں اور اس امانت میں آپ نے خیانت نہیں کرنی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ خواہ یہ نصیحت ان تک پہنچی ہو یا نہ پہنچی ہو، از خود انہوں نے ایک معقول فیصلہ کیا اور مبنی بر انصاف فیصلہ کیا اور اپنے پہلے موقف کو تبدیل کر کے اس منصفانہ موقف پر آ گئے کہ ہمیں کسی (انسانی ڈھال) HUMAN SHIELD کی ضرورت نہیں ہے، جو غیر ملکی باشندے ہیں وہ جہاں چاہیں جب چاہیں واپس جا سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے اخباری نمائندگان کو بھی انہوں نے آج تک ایسی غیر معمولی سہولتیں دے رکھی ہیں کہ جن کے متعلق مغرب میں بھی یہ تصور نہیں ہو سکتا کہ جب یہ اپنی زندگی اور موت کی جنگ میں اس طرح مصروف ہوں تو اتنی آزادی کے ساتھ غیر ملکی سفارت کاروں کو حالات کا جائزہ لینے اور باہر خبریں بھجوانے کا موقعہ دیں تو ایک پہلو سے تو وہ ظلم سے باز آ گئے لیکن کویت کے مسئلے پر اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا حکمتیں تھیں، کیا مجبوریاں تھیں کہ انہوں نے اپنا قدم واپس لینے سے انکار کر دیا اور اس انکار پر مصر رہے۔ اس کے نتیجے میں جو خوفناک جنگ اس وقت وہاں لڑی جا رہی ہے وہ ظاہر ہے کہ بالکل یکطرفہ ہے۔ وہ تمام طاقتیں جو بغداد کے خلاف اکٹھی ہو گئی ہیں ان میں مسلمانوں کا حصہ یہ ظاہر کرنے کے لئے ڈالا گیا ہے کہ یہ کوئی اسلام اور غیر اسلام کی جنگ نہیں بلکہ ایک ظالم کے خلاف مسلمان ممالک کی مدد کے لئے ہم قربانی کر رہے ہیں۔ اس قربانی کی حیثیت کیا ہے یہ تو سب دنیا جانتی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ قربانی اس نوعیت کی ہے کہ غیر معمولی فوائد مغرب کو پہنچ رہے ہیں جن کا عام آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ اس پروپیگنڈا کے پس پردہ بہت سے امور ہیں جو واقعات ہیں اور ان کو سمجھے بغیر آپ کو اندازہ نہیں ہو سکتا کہ اس خوفناک جنگ کے نتیجے میں کونسی طاقت فائدے اٹھائے گی اور کونسی طاقت نقصان اٹھائے گی۔

سلطان صلاح الدین جذبات سے نہیں بنا کرتے

جہاں تک عراق کا تعلق ہے وہ آپ جانتے ہیں کہ نقصان ہی نقصان ہے اور بہت ہی دردناک حالات ہیں۔ عراق کو میں نے خطبات میں یہ بھی کھلم کھلا مشورہ دیا تھا کہ تمہیں لازم تھا کہ انتظار کرتے۔ خدا تعالیٰ نے ایک طاقت عطا کی، اس طاقت کو آگے بڑھانے کے لئے ابھی کھلا وقت درکار تھا۔ اس لئے جو بھی فیصلے کئے گئے ہیں، کچے ہیں۔ بے وقت ہیں اور نامناسب ہیں اس لئے اس وقت اس ظلم سے اپنا ہاتھ اٹھا لو اور ترقی کرو۔ جلسہ سالانہ پر میں نے عالم اسلام کو یہ توجہ دلائی تھی کہ یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک صلاح الدین عطا کر دے۔ کچھ عرصہ ہوا جب میں نے بغداد کے حالات دیکھنے کے لئے ٹیلی ویژن چلایا تو اس میں ایک پروگرام دکھایا جا رہا تھا جس میں بعض مسلمان علماء بڑے جوش کے ساتھ صدر صدام کو صلاح الدین قرار دے رہے تھے لیکن جذبات کے نتیجے میں، اندھی وابستگی کے نتیجے میں صلاح الدین پیدا نہیں ہوا کرتے۔ صلاح الدین سے میری مراد یہ نہیں تھی کہ ایک جذباتی بت کھڑا کر دیا جائے اور اس کا نام صلاح الدین رکھ دیا جائے۔ صلاح الدین بننے کے لئے بہت سی صلاحیتوں کی ضرورت ہے۔ اور ان صلاحیتوں کے علاوہ لمبے صبر کی ضرورت ہے۔ سلطان صلاح الدین نے سب سے پہلے عالم اسلام کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی تھی۔ زندگی کا ایک بڑا حصہ مختلف ٹکڑوں میں بٹی ہوئی عرب ریاستوں کو یکجا کرنے اور ایک مرکزی حکومت بنانے پر عمر کا ایک بڑا حصہ صرف کر دیا اور جب وہ گھر کے حالات سے پوری طرح مطمئن ہو گئے۔ تب انہوں نے فلسطین کے دفاع کے لئے تمام عالم کی طاقتوں کو چیلنج کیا اور دنیا جانتی ہے کہ جس طرح آج مغربی طاقتیں بغداد کے خلاف اکٹھی ہوئی ہوئی ہیں اسی طرح اس زمانے میں بلکہ اس سے بھی زیادہ شدت اور جذبے کے ساتھ، اس روح کے ساتھ کہ گویا یہ مذہبی جنگ ہے، اس روح نے ان کے اندر دیوانگی کی ایک کیفیت بھی پیدا کر دی تھی۔ پس زیادہ شدت اور جذبے اور دیوانگی کے ساتھ صلاح الدین کی طاقت کو توڑنے کے لئے مغرب نے بار بار کوششیں کیں اور باوجود اس کے کہ وہ نسبتاً کمزور تھا، باوجود اس کے کہ وہ کوئی غیر معمولی حربی صلاحیتیں یعنی جنگی صلاحیتیں نہیں رکھتا تھا اس کے باوجود ہر بار اللہ تعالیٰ اس کو فتح پر فتح عطا کرتا چلا گیا۔ اس میں بعض اور صفات بھی تھیں، وہ ایک بہت نیک اور متوکل انسان تھا۔ وہ ایک ایسا شخص ہے جس کے متعلق یورپ کے شدید ترین معاند بھی حرف نہیں رکھ سکے کہ اس نے یہ ظلم کیا اور یہ بداخلاقی کی۔ چنانچہ وہ محققین جنہوں نے بہت تلاش کیا ان میں سے بعض نے یہ اعتراف کیا کہ صلاح الدین کے متعلق ہم نے ہر طرح سے کھوج لگایا کہ کوئی ایک بات اس کے متعلق ایسی بیان کر سکیں کہ جس نے بنیادی طور پر انسانیت کی ناقدری کی ہو۔ انسانی قدروں کو ٹھکرایا ہو۔ ظلم اور سفاکی سے کام لیا ہو۔ بداخلاقی سے کام لیا ہو۔ مگر ایسی کوئی مثال اس کی زندگی میں دکھائی نہیں دیتی۔ ایک ہی مثال ان کے سامنے آئی اور یہی مصنف لکھتا ہے کہ اس مثال میں بھی جس کو مغرب نے اچھالا، دراصل کوئی حقیقت نہیں ہے۔

وہ مثال یہ تھی کہ وہ یورپین شہزادہ جو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مزار کو اکھیڑنے کے لئے اس نیت کے ساتھ مدینے کی طرف روانہ ہوا تھا اور بہت قریب پہنچ چکا تھا اور اس کے ارادے بہت بد تھے اس کو صلاح الدین نے بالآخر پکڑ کر اس کی مہم کو ناکام اور نامراد کیا اور جب وہ شہزادہ صلاح الدین کے سامنے پیش ہوا ہے تو اس وقت اس کا پیاس سے برا حال تھا، ایک شربت کا گلاس وہاں پڑا ہوا تھا اس نے وہ گلاس اٹھایا اور پینے لگا تھا کہ صلاح الدین نے تلوار کی ایک ضرب سے وہ گلاس توڑ دیا کیونکہ صلاح الدین نے زیادہ حکمتِ عملی کے ساتھ ایک زیادہ طاقتور فوج کو شکست دی تھی اور ان کو صحراؤں میں آگے پیچھے کر کے ایسے اقدام پر مجبور کر دیا جس کے نتیجے میں وہ پانی سے محروم رہ گئے اور صلاح الدین کی یہ جنگ تلوار کی طاقت سے نہیں بلکہ اعلیٰ حکمتِ عملی کے نتیجے میں جیتی گئی تھی پس وہ پیاس سے تڑپتا ہوا وہاں پہنچا اور اس وقت اس شربت کے گلاس سے اس کو محروم کر دیا گیا۔ یہ محققین نے ایک داغ نکالا کہ یہ داغ صلاح الدین کے چہرے پر ہے اس کے سوا ہم کچھ تلاش نہیں کر سکے۔ یہ مورخ جس کی کتاب میں نے ایک لمبا عرصہ ہوا پڑھی تھی، مجھے نام بھی یاد نہیں، لمبا عرصہ پہلے پڑھی گئی تھی، وہی لکھتا ہے کہ جو اعتراض کرنے والے ہیں وہ عرب مزاج کو نہیں سمجھتے اور عرب اعلیٰ اخلاقی روایات کو نہیں سمجھتے عرب اعلیٰ اخلاقی روایات میں سے ایک یہ ہے کہ مہمان کو جو تمہارے گھر کا پانی پی چکا ہو یا تمہارے گھر کا کھانا چکھ چکا ہو اس کو قتل نہیں کرنا۔ چاہے اس نے کیسا ہی بھیانک جرم کیا ہو اور اس کا جرم اتنا بھیانک تھا یعنی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے مزار کی توہین کہ صلاح الدین جیسا عاشقِ رسولؐ کسی قیمت پر اس کو معاف نہیں کر سکتا تھا۔ پس اس کے نزدیک یہ بداخلاقی تھی کہ یہ اس کی میز سے پانی پی لیتا اور پھر اس کو وہ قتل کرتا نہ کہ یہ بداخلاقی کہ مرنے سے پہلے ایک دو سیکنڈ اور اس کو پیاس میں تڑپتے رہنے دیتا۔

پس صلاح الدین ایک بہت بڑی عظیم شخصیت تھی جو اسلامی اخلاق کا ایک عظیم الشان مظاہرہ تھا۔ ایسا حیرت انگیز مظاہرہ تھا کہ بعض مغربی مؤرخین نے اس کو عمر بن عبدالعزیزؒ ثانی کہنا شروع کر دیا اور وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز میں جو صلاحیتیں اور جو روحانیت، جو اعلیٰ اخلاق موجود تھے وہ سینکڑوں سال کے بعد صلاح الدین کی صورت میں عرب دنیا میں دوبارہ ظاہر ہوئے۔ پس صلاح الدین محض جذبات سے نہیں بنا کرتے۔ صلاح الدین نام بہت سی صلاحیتوں کا تقاضا کرتا ہے۔ پس احمدی بھی شاید یہ پروگرام دیکھ کر جذباتی طور پر ہیجان پکڑ چکے ہوں۔ وہ کہہ رہے ہوں کہ دیکھو جی، ادھر دعا کروائی ادھر صلاح الدین عطا ہو گیا۔ یہ بچگانہ باتیں ہیں۔ آپ کی سوچ پختہ ہونی چاہئے کیونکہ آپ تمام دنیا کی راہنمائی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ میں آپ کو آپ کا یہ مقام یاد دلاتا ہوں آپ کسی ایک قوم اور کسی ایک مذہب کی راہنمائی کے لئے نہیں بلکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی سے آپ نے سیادت کی قوت حاصل کی ہے۔ سیادت کی صلاحیتیں حاصل کی ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تمام دنیا کی سیادت کے لئے پیدا فرمائے گئے تھے اور تمام دنیا کو صحیح مشورے دینے کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔ ایسی پختگی انسانی عقل میں کبھی واقع نہیں ہوئی جیسی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو عقل کی پختگی عطا فرمائی گئی تھی۔ آپ کا دل بھی کامل تھا، آپ کی عقل بھی کامل تھی اور دل کے جذبات کو عقل میں ناجائز دخل دینے کی اجازت نہیں تھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت ہی خوفناک اذیت ناک جنگ

آج کل جو انتہائی دردناک حالات گزر رہے ہیں ان میں بعض لوگوں کے لئے تو یہ ایک ایسا ہی تماشہ ہے جیسے کبھی کرکٹ کے میچ ہو رہے ہوتے ہیں اور ان میچوں کے دوران بچے بھی اور بڑے بھی دن رات، دن رات تو نہیں یعنی دن کے حصے میں ٹیلی ویژن کے ارد گرد بیٹھے تماشے دیکھ رہے ہوتے ہیں، یہ کوئی کرکٹ کا تماشہ نہیں ہے۔ بہت ہی خوفناک اذیت ناک جنگ ہے۔ (بموں کو قالین کی طرح بچھا دینا) CARPET BOMBING کا آپ نے بار بار نام سنا ہوگا اس کا مطلب ہے کہ ایک علاقے کو مکمل طور پر اس طرح ملیامیٹ کر دیا جائے کہ کسی چیز کا کوئی نشان باقی نہ رہے اور ایک بم کے گڑھے کا تعلق دوسرے بم کے گڑھے کے کنارے سے ملتا چلا جائے۔ ایسی بمبارڈمنٹ عراق پر کی جا رہی ہے کہ پہلی رات میں ہی ہیروشیما پر گرائے جانے والے ایٹم بم سے زیادہ طاقت کے بم وہاں گرائے جا چکے تھے اور اس وقت سے اب تک یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ ان حالات میں جب تمام عالمِ اسلام کا دل درد سے بھرا ہوا ہے یعنی اس عالمِ اسلام کا جس کو اسلام سے محبت ہے، جس کو انسانیت سے محبت ہے، جس کو بنی نوع انسان کے امن سے محبت ہے، جو انسانی قدروں کی بلندی چاہتا ہے اور کسی ایک قوم کی عصبیتی فتح کے نتیجے میں وہ خوش نہیں ہو سکتا اس عالمِ اسلام کی میں بات کر رہا ہوں اس عالم اسلام پر انتہائی درد کی کیفیت طاری ہے۔ دن رات دل دکھے ہوئے ہیں۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ صدر صدام کے ہر فیصلے پر صاد کر رہے ہیں۔ ہرگز اس کا یہ مطلب نہیں۔ صدر صدام نے جو یہ فیصلہ کیا کہ اسرائیل پر وہ سکڈ میزائلز پھینکیں اس کے نتیجے میں نقصان تو اتنا معمولی ہوا ہے کہ ایک معمولی بس کے حادثے میں بھی اس سے بہت زیادہ نقصان ہو جایا کرتا ہے۔ زلزلے کے نتیجے میں اس سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ نقصان ہو جاتا ہے، جو دہشت گرد آئر لینڈ سے آکر یہاں بم کے دھماکے کرتے ہیں ان کا نقصان اس سے بہت زیادہ ہو جاتا ہے لیکن تمام دنیا اسرائیل پر اس حملے کے نتیجے میں APPAL ہو گئی ہے، یہ الفاظ ہیں برطانیہ کے وزیر اعظم کے کہ ہم APPAL ہو گئے ہیں۔ اس قدر حیرت اور سکتے میں پڑ گئے ہیں اور اس قدر خوفناک تعجب انگیز تکلیف پہنچی ہے کہ لفظ نہیں ہیں اس کو بیان کرنے کے لئے تو یہ ہمدردیاں ہیں عالمی قوتوں کی اسرائیل کے ساتھ۔ ایسے موقعہ پر ایک ایسا قدم اٹھانا کہ جس کے نتیجے میں عراقیوں کے لئے اور زیادہ تکلیف ہو اور اگر عراقیوں کو تکلیف پہنچے گی تو چونکہ اکثر مسلمان ہیں اور اکثر عراقی جنگ کے فیصلوں میں ذمہ دار اور شریک نہیں اس لئے دنیا کے ہر شریف انسان کو خواہ وہ مسلمان ہو یا نہ ہو اس تکلیف میں حصہ دار ہونا چاہیئے۔ پس جو تکلیف نہتے غریب شہریوں کو پہنچ رہی ہے جو پہلے ہی فاقوں کا شکار ہیں اس پر ان پر ظالمانہ بمباریاں ہو رہی ہیں اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کتنا شدید نقصان اب تک پہنچ چکا ہے ان پر تو کوئی APPAL نہیں ہو رہا لیکن اس واقعہ پر اس لئے APPAL ہو رہے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں اسرائیل نے جب جوابی کارروائی کی تو جو مظالم اب تک عراقیوں پر ہو چکے ہیں اس سے کئی گنا زیادہ مظالم ہوں گے۔ پس دراصل اس APPAL کے لفظ کے پیچھے یہ حکمت ہے۔ اور دوسرا ایسے خطرات ہیں جو خود غرضانہ خطرات ہیں۔ ان کو خطرہ یہ ہے کہ اگر اس کے نتیجے میں اسرائیل نے کوئی جوابی کارروائی کی اور عالم اسلام پھٹ گیا یعنی پھٹا تو پہلے ہوا ہے مزید پھٹ گیا اور کچھ مسلمان ممالک نے عراق کی تائید شروع کر دی تو ہمارے لئے اور مشکلات کھڑی ہو جائیں گی۔ تو بہرحال جو اقدامات ایسے ہیں جن کے نتیجے میں مصیبتوں میں اضافہ ہو رہا ہے دنیا میں کوئی بھی انسانیت اور اسلام کا سچا ہمدرد اُن اقدامات پر خوش نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر صدر صدام کے غلط فیصلوں کے نتیجے میں اہلِ عراق کو دردناک سزائیں دی گئیں تو اس پر خوش ہونا مسلمان تو کیا ایک معمولی ادنیٰ انسان کو بھی زیب نہیں دیتا لیکن ساتھ ہی جب آپ ٹیلی ویژن پر وہ تصویریں دیکھتے ہیں جن میں بے کار بیٹھے ہوئے امیر، بھری ہوئی تجوریوں کے مالک کویتی اور سعودی کانوں کے ساتھ ریڈیو لگائے بیٹھے ہوئے عراق کی تباہی کی خبروں پر قہقہے لگاتے ہیں اور ایسے مزے اڑا رہے ہیں کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے دیکھ کے، جب اُن تصویروں کو آپ دیکھتے ہیں تو انسان بیان نہیں کر سکتا کہ دل کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ حیرت سے دیکھتا ہے کہ ایسے انسان بھی ہیں جو اسلام کے نام پر ساری دنیا میں اپنے تقویٰ کے ڈھنڈورے پیٹتے رہے ہیں اور یہ بتاتے رہے ہیں کہ ہم اسلام کے صفِ اوّل کے سپاہی ہیں۔ ہم وہ ہیں جن کے سپرد خانہ کعبہ کی چابیاں کی گئی ہیں۔ جن کے سپرد مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کی عظیم ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ ہم وہ ہیں جنہیں عالمِ اسلام میں خدا تعالیٰ نے عظیم سیادتیں بخشی ہیں۔ یہ دعوے کرتے چلے جا رہے ہیں اور انسانی قدروں کی حالت یہ ہے کہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ساتھ کے ہمسایہ مسلمان ملک پر اس قدر خوفناک مظالم توڑے جا رہے ہیں کہ ان کے حالات جب جنگ کے بعد سامنے آئیں گے تو مدتوں تاریخ ان کے ذکر پر روئے گی۔ ہلاکو خان کی باتیں تو قصہ ہو چکی ہیں۔ وہ پرانی باتیں ہیں۔ ہلاکو خان کو تو جنگِ عظیم کی ہلاکت نے خواب بنایا تھا اور اب یہ خود اقرار کر رہے ہیں کہ جنگِ عظیم میں جو کچھ ہوا وہ کچھ بھی نہیں تھا۔ ویتنام میں جو بمباری ہوئی ہے اس کی باتیں چھوڑ دو۔ اب جو بمباری ہم کر رہے ہیں اس کی کوئی مثال بنی نوع انسان کی فوجی طاقت کے مظاہرے میں آپ کو دکھائی نہیں دے گی۔ ان باتوں کو دیکھ کر قہقہے لگانا اور ہنسنا اور جہالت کے ساتھ ایسی طرز اختیار کرنا کہ جو کسی شریف انسان کو زیب نہیں دیتی۔ ایسی گھٹیا حرکتیں، ایسے گھٹیا انداز میں نے تو پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ میں تو حیران رہ گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اتنی دولتوں کا مالک بنایا گیا ہے اور یہ ان کا وقار ہے اور یہ ان کی عقل اور سمجھ بوجھ ہے۔ کسی کو یہ خیال نہیں آیا کہ استغفار کریں۔ کسی کو یہ خیال نہیں آیا کہ توبہ کریں۔ خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوں۔ خدا تعالیٰ کی چوکھٹ پر سجدے کریں اور اُس سے دعا مانگیں کہ اے خدا! ہم کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں کہ مجبور ہو گئے ہیں۔ اگر وہ مجبور بھی ہیں کہ اے خدا! ہم کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں کہ مجبور ہو گئے ہیں کہ اپنے بھائیوں کو نیست و نابود کر دیں اور اس کے نتیجے میں صدقات کریں۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی کا اظہار کریں۔ اس دولت کا صحیح استعمال کریں جس دولت کا ان کو امین بنایا گیا ہے۔ یہ کرنے کی بجائے یہ صرف اس انتظار میں بیٹھے ہیں کہ کب کلیۃً عراق کی طاقت ہمیشہ ہمیش کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹا دی جائے اور پھر فاخرانہ انداز میں یہ واپس اپنے چھوٹے سے ملک کویت میں داخل ہوں اور پھر مغربی طاقتیں دوبارہ آکر ان کے ملک کو از سرِ نو تعمیر کریں، پھر آباد کریں جب کہ عملاً عراق صفحۂ ہستی سے مٹ چکا ہو۔

اس جنگ کا آخری فائدہ اسرائیل کو پہنچے گا

اب سوال یہ ہے کہ اس ساری جدّ و جہد کا، اس خوفناک بین الاقوامی صورت حال کا فائدہ کس کو پہنچ رہا ہے۔ آج صبح کے انٹرویو میں کسی نے اسرائیل کے نائب وزیرِ دفاع سے پوچھا کہ دیکھیں اگر آپ نے کوئی ردِّ عمل دکھایا یعنی ان سکڈ میزائلز کے نتیجے میں جو آپکے بعض شہروں پر گریں لیکن زیادہ نقصان نہیں ہوا، اگر آپ نے کوئی ردّ عمل دکھایا تو اسکے نتیجے میں عالم اسلام کا جو ہمارے ساتھ اتحاد ہے اسکو شدید نقصان پہنچے گا تو اس نے کہا: تم کیا باتیں کرتے ہو۔ کیسی بے عقلی کا سوال ہے۔ مجھے تو اس سوال میں معمولی عقل کی بات بھی دکھائی نہیں دیتی۔ اس نے کہا: کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ سعودی عرب کا احسان ہے کہ امریکہ کے ساتھ ہے اور انگلستان کے ساتھ ہے اور یورپین ممالک کے ساتھ ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ کویت کا احسان ہے یا مصر کا احسان ہے۔ یہ تو سارے تمہارے ممنونِ احسان ہیں۔ انکو ایک ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں ہوگی کہ اسرائیل عراق کو تباہ کرے یا کوئی اور تباہ کرے۔ یہ ممالک ہیں جو تمہارے غلام ہیں، تمہارے ممنونِ احسان ہیں۔ تم پر کامل انحصار رکھنے والے ممالک ہیں۔ انکو توفیق ہی نہیں ہے کہ تم سے ناراض ہو سکیں۔ یہ جو جواب ہے اسمیں بڑی گہری حقیقت ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کہ اسوقت یہ صورتحال ہو چکی ہے۔ لیکن ایک بات سے مجھے شدید اختلاف ہے کہ اس نے کہا کہ تم نے ان پر احسان کیا ہے، یہ بالکل جھوٹ ہے۔ مغرب نے نہ عالم اسلام پر کوئی احسان کیا ہے اس لڑائی میں حصہ لیکر نہ ان مسلمان ممالک پر احسان کیا ہے جن کے نام پر یہ لڑائی لڑی جا رہی ہے بلکہ ہمیشہ کی طرح اپنے ان مفادات کو حاصل کرنیکی ایک بہت ہی خوفناک کوشش ہے۔ جو اس جدید تاریخ میں ہمیشہ سے اسی طرح کارفرما رہی ہے۔ کوششیں ہمیشہ ہوتی رہی ہیں کہ جب بھی دنیا میں کہیں بدامنی ہو اسکے نتیجے میں زیادہ سے زیادہ فائدہ ترقی یافتہ قوموں کو پہنچے۔ پس اس صورتحال کے پیش نظر اگر آپ مزید تجزیہ کریں تو آپکو میری بات کی خوب سمجھ آجائیگی کہ فائدے کس کے ہیں۔ یہ جو بے شمار جنگی ہتھیار اور جدید ترین جنگی ہتھیار میدانِ جنگ تک پہنچائے جا رہے ہیں ان پر بے انتہا خرچ آرہا ہے۔ اربہا ارب ڈالرز، آپ تصور ہی نہیں کر سکتے۔ یوں سمجھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ دولتوں کے پہاڑ خرچ ہو رہے ہیں اور ایک بات آپ نے سنی تھی کہ معاہدہ ہو چکا ہے کہ اس میں سے نصف سعودی عرب ادا کریگا۔ دوسرے نصف کی کوئی بات نہیں کی گئی۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ دوسرا نصف کس کس مسلمان ملک کے حصے میں آئیگا۔ کس کے ذمے، کس کے کھاتے میں ڈالا جائیگا۔ اور میں آپکو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ دوسرے نصف کا بڑا حصّہ کویت اور بحرین اور اسی طرح شیخڈم کی دوسری ریاستیں ادا کرینگی۔ اگر پورا نہیں تو لازماً ایک بڑا حصہ ان سے وصول کیا جائیگا۔ پس اس جنگ کا آخری واضح نقشہ یوں ابھرتا ہے کہ کسی ایسی طاقت کو فائدہ پہنچ رہا ہے جو جنگ میں شریک ہی نہیں ہے اور وہ اسرائیل ہے۔ آج کے ایک انٹرویو میں ایک مغربی مفکر یا سیاستدان نے کھل کر اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ہم جو کہتے تھے کہ عراق کو تباہ کرو۔ اب تمہیں سمجھ آ گئی ہے ناں کہ کیوں کہتے تھے۔ یہ سکڈ میزائلز جو پوری طرح نہیں چل سکیں اگر یہ اسی طرح رہ جاتیں اور یہ جنگ نہ ہوتی تو آخر کار ان میزائلز کو زیادہ ہولناک طاقت کے ساتھ اسرائیل کے خلاف استعمال کیا جانا تھا تو جہاں تک مقاصد کا تعلق ہے۔ مقصد کے لحاظ سے اس نہایت ہی خوفناک جنگ کا فائدہ صرف اور صرف اسرائیل کو ہے۔

اس جنگ کے بعد بے انتہا مسائل ظاہر ہونیوالے ہیں

جہاں تک اقتصادی فوائد کا تعلق ہے یہ تمام تر فائدہ مغربی ملکوں کو ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جو بھی ہتھیار یہاں استعمال کئے جا رہے ہیں روس سے صلح کے نتیجے میں ان ہتھیاروں کی قیمت مٹی ہو چکی تھی۔ کوئی بھی حیثیت باقی نہیں رہی تھی اور جو زیادہ تر بل ہیں وہ ان ہتھیاروں کی قیمت کے طور پر ہے۔ جہاں تک ٹرانسپورٹیشن کے اخراجات ہیں وہ تو سارے کلیتہً انکے مفت تیل پر ہیں۔ اور اگر صرف نصف بل بھی بنے تب بھی انکی بچت کا جو مارجن (MARGIN) ہے یعنی جتنی فیصد بچت انکو ہو گی وہ بھی غیر معمولی ہے۔ پس اس جنگ کا اقتصادی فائدہ کلیتہً ان مغربی طاقتوں کو حاصل ہے جو اپنے فرسودہ ہتھیار یا نئے ہتھیار ایک ایسی جنگ میں استعمال کر رہے ہیں جس جنگ کی قیمت وہ کسی اور فریق سے وصول کر رہے ہیں۔ پس جنگ کی محنت کرنیوالے مغربی لوگ، جنگ میں چند نقصانات اٹھانے والے یعنی چند جانی نقصانات اٹھانے والے مغربی لوگ اور اسکے نتیجے میں بے شمار اقتصادی فائدہ حاصل کرنیوالے بھی مغربی لوگ۔ عالم اسلام کو اسکے شدید نقصانات ہیں۔ اگر عراق کلیتہً تباہ ہو جائے تو یہی نقصان ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ جسکے بعد بیسیوں سال تک مسلمان روئیں گے۔ لیکن اسکو نظر انداز بھی کر دو تو اس جنگ کے بعد جو نقشہ ابھرے گا وہ نہایت ہی خطرناک ہو گا۔ ایک تو یہ خطرہ فوری طور پر لاحق ہے کہ صدر صدام نے اگر ایک اور ایسی غیر ذمہ دارانہ حرکت کی کہ اسرائیل کو اس غرض سے ملوث کرنیکی کوشش کی کہ جو مسلمان ممالک مغربی طاقتوں کا ساتھ دے رہے ہیں وہ ان سے پھٹ جائیں تو اسرائیل جب اپنی انتہائی بہیمانہ انتقامی کاروائی کریگا تو کسی مغربی طاقت نے اسکے ہاتھ نہیں روکنے۔ نہ انکو اس بات کی پرواہ ہو گی اور اس پر بھی انہیں مسلمانوں کے دل دکھیں گے جو بالکل بے بس ہیں اور جن کا کوئی اختیار نہیں ہے اور وہ اسلام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خدا سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ جو انصاف سے محبت رکھتے ہیں۔ جو امنِ عالم سے محبت رکھتے ہیں اور اسکے بعد اسکے نتیجے میں تمام عالم اسلام میں ایک ہیجان پیدا ہو جائیگا۔ ظاہری طور پر یہ جنگ جیت جائیں گے مگر بدامنی کے اتنے شدید خوفناک بیج بوڈالیں گے کہ وہ جگہ جگہ اگیں گے اور اسکے نتیجے میں پھر بدامنیاں پیدا ہونگی اور بدامنی کی آماجگاہ مسلمان ممالک بنیں گے۔ کہیں اسکے ردّ عمل میں مسلمان حکومتوں کا تختہ الٹانے کی کوشش کی جائیگی۔ کہیں اسکے نتیجے میں وہ خوفناک مولویت ابھرے گی جسکا قرآن سے تعلق نہیں بلکہ وسطی تاریخ سے تعلق ہے مڈل AGES سے تعلق ہے اور وہ قیادت جو مذہبی جنون سے تعلق رکھتی ہو، خدا کی محبت اور رسولؐ کی محبت اور قرآن کی محبت سے تعلق نہ رکھتی ہو، جو سیاسی نتائج کیوجہ سے ظہور پذیر ہو وہ قیادت ہمیشہ مزید ہلاکت پیدا کرنیوالی ہوتی ہے اور قوم کو مزید پہلے سے بھی بدتر حال کی طرف لیجاتی ہے۔ پس بے انتہا مسائل ہیں جو اس خوفناک جنگ کے بعد ظاہر ہونے والے ہیں۔ اور ہوتے چلے جائیں گے اور امنِ عالم کیلئے ان میں سے ہر خطرہ ایک مزید خطرے کا پیش خیمہ بن جائیگا کیونکہ اس قسم کے دھماکے جو مذہبی جنون کے نتیجے میں، ہوں یا سیاسی احساس محرومی کے نتیجے میں ہوں۔ یہ دھماکے دُور دُور تک اثر انداز ہوتے ہیں۔ جن کانوں تک انکی گونج پہنچتی ہے وہ گونج کان دل کے ارتعاش میں تبدیل کر دیا کرتے ہیں۔ اور وہ دل کے ارتعاش پھر دماغ تک پہنچتے ہیں اور سکیموں میں بدل جایا کرتے ہیں۔ دھماکہ خواہ کویت میں ہو، خواہ مصر میں ہو، خواہ سوڈان میں ہو، دنیا کے کسی ملک میں بھی ہو مسلمانوں کو ہر جگہ اسکی دھمک سے ایک شدید تکلیف پہنچے گی اور ہیجان پیدا ہونگے اور اسکے نتیجے میں اور کئی قسم کی تحریکیں جنم لیں گی اور یہ دھماکہ اگر قومیت سے تعلق رکھے تو اسکے نتیجے میں قوموں میں اس سے ارتعاش پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش پیدا ہو گا۔ بہرحال یہ ایک لمبی تفصیل ہے۔ اس معاملے کو وضاحت سے بیان کرنیکی ضرورت نہیں۔ آپ سب جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بدامنی کے جو موجودہ حالات ہیں یہ ختم ہونے کے بعد بدامنی ختم نہیں ہو گی بلکہ بہت وسیع پیمانے پر جاری ہو گی۔ اور ایک اور خطرہ یہ بھی ہے کہ یہ موجودہ بدامنی ایک عالمی بدامنی میں بھی تبدیل ہو جائے اور وہ خوفناک عالمی جنگ لڑی جائے جسکے تصوّر سے بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ممالک جو باہر بیٹھے ایک ملک کو تباہ کر کے اس کے تماشے دیکھ رہے ہیں خود ان حالات میں سے گذریں جن کے نتیجے میں وہ تماشبین نہ رہیں بلکہ تماشہ دکھانے والے بن جائیں۔ اسلئے حالات بہت ہی خوفناک ہیں اور خطرناک ہیں اور گہرے ہیں۔

کسی کی فتح کیلئے نہیں بلکہ امن عالم کی دعائیں کریں

میں جماعت احمدیہ کو یہ تلقین نہیں کرتا کہ یہ دعا کریں کہ فلاں فریق فتح مند ہو۔ میں جماعت احمدیہ کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ امنِ عالم کے لئے دعا کریں۔ .... ہم تمام بنی نوع انسان کے غم میں گھلیں اور ان کے لئے بہتری کے سامان کرنے کی کوشش کریں ہمارے پاس دعا کے سوا کچھ نہیں۔ ہم ایک کمزور اور نہتی جماعت ہیں۔ ایک مظلوم جماعت ہیں لیکن ہم محمدؐ کے نام پر تیرے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور گڑگڑا کر دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! اس آقا کی قوم پر رحم فرما اور تمام بنی نوع انسان پر رحم فرما اور عالمی مصائب سے ان کو بچا لے خواہ وہ انسانی غلطیوں کے نتیجے میں ہیں یا بعض ایسی تقدیروں کے نتیجے میں جن کو ہم نہیں سمجھ سکتے اور جو کچھ بھی ہو اُس کے نتیجے میں فتح ہو تو اسلام کو فتح ہو، فتح ہو تو انسانیت کی فتح ہو۔ وہ کھوئی ہوئی اخلاقی قدریں جو مشرق سے بھی مٹ چکی ہیں اور مغرب سے بھی مٹ چکی ہیں وہ دوبارہ دنیا میں ابھریں اور دوبارہ دنیا پر غالب آئیں۔ اے خدا! اس وعدے کو پورا فرما جسکا تو نے قرآن میں ذکر فرمایا۔ ہے کہ تو نے اسلئے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو دنیا میں مبعوث فرمایا تھا کہ .... (الصف: آیت ۱۰) تاکہ اس کو اور اس کے دین کو تمام دنیا کے ادیان پر غالب کرے۔ پس ہم کسی قوم کی فتح کی دعا نہیں مانگتے۔ ہم سچائی کی فتح کی دعا مانگتے ہیں۔ ہم اسلام کی فتح کی دعا مانگتے ہیں۔ ہم سچ کی فتح کی دعا مانگتے ہیں۔ ہم انسانی قدروں کی فتح کی دعا مانگتے ہیں۔ اے خدا! آج اگر ہماری دعاؤں کو تو نے نہ سنا تو اس دنیا کی نجات کا کوئی سامان نہیں ہے۔ پس ہم اپنے کامل خلوص اور کامل عجز کے ساتھ تیرے حضور سجدہ ریز ہیں اور گریہ کناں ہیں۔ ان غلاموں کی، محمد مصطفےٰؐ کے غلاموں کی التجاؤں کو سن اور دنیا میں وہ پاک انقلاب برپا فرما جسکی خاطر تو نے ہمیں بھی قائم فرمایا ہے۔ وہ عظیم روحانی اور عالمی انقلاب برپا فرما اور ہمیں اپنی آنکھوں سے دکھا دے کہ وہ تیرے سارے وعدے سچے نکلے جو وعدے اس انقلاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلئے اپنے وعدوں کی لاج رکھ اور ہمارے ہاتھوں وہ روحانی انقلاب برپا کر دے یعنی ہماری دعاؤں کے طفیل، جس انقلاب کے بغیر دنیا بچ نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان عاجزانہ دعاؤں کو سنے اور ہمیں توفیق بخشے۔

تمام دنیا کے احمدی صدقات دیں

اس سلسلے میں ایک اور ضروری نصیحت ہے کہ دعا کے ساتھ مصیبتوں میں صدقات کا بھی حکم ہے۔ میں نے جب عالم اسلام کے موجودہ حالات پر غور کیا تو میری توجہ افریقہ کے ان بھوکوں کی طرف مبذول ہوئی جو وسیع علاقوں میں جو کئی ملکوں پر پھیلے پڑے ہیں ایبے سینیا میں بھی، صومالیہ میں بھی، سوڈان میں بھی، چاڈ میں بھی، بہت سے ممالک میں کثرت کے ساتھ انسانیت بھوک سے مر رہی ہے۔ اور انسان کو بحیثیت انسان ان کی کوئی فکر نہیں۔ اگر کچھ فکر ہے تو اہلِ مغرب نے کی ہے۔ ان کے ہاں ایسے پروگرام میں نے دیکھے ہیں۔ جن کے نتیجے میں ان بھوکوں ننگوں، ان یتیموں، اُن فاقہ کشوں، اُن بیماری میں مبتلا دکھتے ہوئے پنجروں کی تصویریں دکھائی جاتی ہیں۔ تاکہ بنی نوع انسان کا رحم حرکت میں آئے اور اُن کی خاطر لوگ کچھ قربانیاں پیش کریں۔ لیکن وہ تیل سے دولت مند کی گئی طاقتیں جن کے پاس تیل کے نتیجے میں دولتوں کے پہاڑ اکٹھے ہو چکے ہیں، وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہونے کے باوجود آپ کے پیغام کی روح کو بھلا بیٹھے ہیں اور اُن کو کبھی خیال نہیں آتا کہ ہمارے ہمسائے میں بعض غریب افریقن ملک کس طرح فاقہ کشی کا شکار ہیں۔ سعودی عرب ہے یا عراق ہے یا دوسری مسلمان طاقتیں، کویت ہو یا بحرین ہو یا شیخڈم کی اور ریاستیں ہوں خدا تعالیٰ نے ایک لمبے عرصے تک ان کو بڑی بڑی دولتوں کا مالک بنائے رکھا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے باوجود اتنی خوراک ہونے کے کہ وہ سنبھالی نہیں جاتی۔ دُور تو دُور سوڈان اپنے ساتھ کے ہمسائے جو مسلمان بھی ہیں وہ فاقوں کا شکار ہو رہے ہیں اور ان میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہو رہی کسی کو خیال نہیں آیا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دین کی تو امتیازی شان یہ تھی۔ جب آپ کی سیرت کی باتیں کی جائیں تو سب سے زیادہ خدا کی محبت کے بعد بنی نوع انسان کی محبت اور غریب کی محبت ہے۔ جو انسان کے سامنے سیرتِ محمد مصطفےٰؐ کے روشن ہیولے کی طرح ابھرتی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نام انسان کے ذہن میں آئے اور غریبوں کے ساتھ آپکی ہمدردی اور اُن کے ساتھ تمام عمر شفقت اور رحمت کا سلوک اچانک انسان کی نظر کو خیرہ نہ کر دے۔ محمد مصطفےٰؐ کی روشنی میں غریب کی ہمدردی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی روشنی شامل ہے ۔ ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے مجھے تلاش کرنا ہو تو غریبوں میں تلاش کرنا ۔ قیامت کے دن میں درویشوں میں ہوں گا ۔ غریبوں میں ہوں گا اور فرمایا ان کا خیال کرنا کیونکہ تمہاری رونقیں اور تمہاری دولتیں غریبوں کی وجہ سے ہیں۔ انہیں کی محنتیں ہیں جو رنگ لاتی ہیں اور پھر وہ تمہاری دولتوں میں تبدیل ہوتی ہیں ۔ کم سے کم اتنا تو کرو کہ ان سے شفقت اور محبت اور ہمدردی کا سلوک کرو پس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بلاشبہ تمام کائنات میں سب سے زیادہ غریبوں کے ہمدرد تھے اور آپ کے نام پر ، آپ کے نام کے صدقے خدا سے دولتیں پانے کے بعد اور دولتوں کے پہاڑ حاصل کرنے کے بعد اپنے ہمسایہ ملکوں میں غربت کے انتہاہ گڑھوں کی طرف دیکھنا اور دل کے رحم کے جذبے سے مغلوب نہ ہو جانا یہ کوئی انسانیت نہیں ہے ۔ اگر یہ مسلمان ممالک دعا کی طرف متوجہ رہتے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی طرف متوجہ رہتے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ آج اس بڑے خوفناک ابتلاء میں مبتلاء نہ کئے جاتے ۔ پس ہم اپنی غربت کے باوجود ہر نیکی کے میدان میں ان کے لئے نمونے دکھاتے ہیں ۔ اس میدان میں بھی ہم دکھائیں گے ۔ پس دعائیں کریں اور ان کو دعاؤں کی تلقین کریں ۔ صدقے دیں اور ان کو صدقوں کی تلقین کریں ۔ صبر کریں اور ان کو صبر کی تلقین کریں ۔ کیونکہ قرآن کریم کی سورتوں سے پتہ چلتا ہے کہ آخری زمانے میں وہی لوگ فتح یاب ہوں گے کہ جن کے متعلق فرمایا .... (سورۃ البلد آیت) کہ وہ صبر کی تلقین صبر کے ساتھ کیا کرتے تھے یا کیا کریں گے اور رحمت کی تلقین رحمت کے ساتھ کرتے تھے ۔

افریقہ کے فاقہ زدہ ممالک کیلئے دس ہزار پونڈ کی امداد

پس میں نے فیصلہ کیا ہے کہ دس ہزار پونڈ جو ایک بہت معمولی قطرہ ہے جماعت کی طرف سے افریقہ کے بھوک سے فاقہ کش ممالک کے لئے پیش کروں اور حسب توفیق ذاتی طور پر بھی پیش کروں گا اور ساری جماعت بحیثیت جماعت بھی کچھ نہ کچھ صدقہ نکالے یعنی جماعت کے ایسے فنڈ ہوتے ہیں جن میں صدقات یا زکوٰۃ وغیرہ کی رقمیں ہوتی ہیں کچھ تو لازماً مقامی غریبوں پر خرچ کرنی پڑتی ہیں ، کچھ ایسی بھی ہوتی ہیں جو اس کے علاوہ بچ جاتی ہیں ۔ وہ "عفو" کہلا سکتی ہیں تو قرآن کریم فرماتا ہے .... (وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں تو ان سے کہہ دے کہ عفو کرو سورۃ البقرہ : آیت ۲۲۰) تو اس عفو کا ایک یہ بھی معنی ہے کہ جو کچھ تمہارے پاس ان مدات میں سے بچ سکتا ہے وہ بچاؤ اور غرباء کی خدمت پر خرچ کرو یعنی اور علاقوں والے غرباء کی خدمت پر بھی خرچ کرو اور اسی طرح ذاتی طور پر اگرچہ جماعت کی ساری دولت خدا ہی کی دولت ہے اور خدا ہی کی خاطر نیک کام پر خرچ ہوتی ہے ۔ لیکن ایک یہ بھی میدان خدا ہی کی خاطر خرچ کرنے کا میدان ہے ۔ پس میں کوئی معین تحریک نہیں کرتا مگر میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ خالصتہً اس نیت کیساتھ کہ ہمارے ان صدقوں کو اللہ تعالیٰ امن عالم کے حق میں قبول فرمائے اور مسلمانوں کے مصائب دور کرنے کے لئے قبول فرمائے ۔ اور ہماری دعائیں بھی ان دو باتوں کے لئے وقف رہیں اور ہمارے صدقے بھی جس حد تک ہمیں توفیق ہے ان نیک کاموں پر خرچ ہوں اور یہ جو سارے صدقات ہوں گے یہ خالصتہً افریقہ کے فاقہ زدہ ممالک پر خرچ کئے جائیں گے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی آنکھیں کھولے جن کو قرآن نے کھلی کھلی نیکی کی تعلیم دی تھی لیکن اس سے یہ آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں ۔

لندن اور بریڈ فورڈ کے علاوہ پانچ ممالک میں خطبہ سنا جا رہا ہے

آج کا یہ جو خطبہ تھا یا ابھی جاری ہے یہ جاپان میں بھی سنا جا رہا ہے ۔ مغربی جرمنی میں بھی سنا جا رہا ہے ۔ ماریشس میں بھی سنا جا رہا ہے اور نیویارک (امریکہ) ڈنمارک اور بریڈ فورڈ (برطانیہ) میں بھی سنا جا رہا ہے) تو یہ جو مواصلات کے نئے ذرائع ہیں حیرت انگیز ترقی کر چکے ہیں ۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ جو خطبے وہاں سنتے ہیں ۔ وہ اپنے جمعے کا اس کو حصہ نہ بنائیں ۔ میں اس بات کو جائز نہیں سمجھتا کہ خطبہ کہیں اور پڑھا جا رہا ہو ۔ اور باقی لوگ باقاعدہ اس کو جمعے کے حصے کے طور پر فریضے کی ادائیگی میں شامل کر لیں ۔ اپنا جمعہ آپ کو الگ پڑھنا ہو گا ۔ اور پھر جاپان میں تو اسوقت ، وقت ہی اور ہے ۔ وہاں رات کے ساڑھے گیارہ بج چکے ہیں ۔ اسلئے وہاں تو جمعے کا ویسے ہی سوال نہیں ہے ۔ بہرحال میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ ان ممالک میں بھی سنا جا رہا ہے ۔ یہ سارے بھی اس تحریک میں براہ راست شامل ہو سکیں گے ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ ان میں نیکی کی بہت طلب پائی جاتی ہے ۔ کوشش کرتے ہیں کہ ہر نیکی کے مقام میں آگے قدم بڑھائیں ۔ اللہ تعالیٰ اور بھی ان کو توفیق عطا فرمائے ۔"

درخواست دُعا

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ میرزا رفیع احمد صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں ۔ موصوفہ کو پہلے بھی ہارٹ اٹیک ہو چکا ہے ۔ ڈاکٹرز نے بائی پاس اپریشن تجویز کیا ہے ۔ اس سلسلہ میں مکرمہ بیگم صاحبہ مرزا رفیع احمد کے ساتھ ۵ فروری کو کراچی سے انگلستان جا رہی ہیں ۔ احباب کرام کی خدمت میں موصوفہ کی مکمل صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے ۔

خبریں

ملکی خبریں

○ سیالکوٹ سے تنسکر گڑھ جانے والی ایک ویگن میں سیٹ کے نیچے رکھے ہوئے ایک طاقتور بم کے پھٹ جانے سے ۵ افراد ہلاک اور ۲۷ زخمی ہو گئے ۔

○ گوجرانوالہ کالج سٹلائٹ ٹاؤن میں انجمن طلباء اسلام کے ضلعی راہنما کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ۔ دو طالبعلم شدید زخمی ہوئے ۔ یہ واقعہ دو طلباء تنظیموں میں دشمنی کی بناء پر پیش آیا ۔

○ جھنگ میں بغیر کسی وقفہ کے کرفیو نافذ ہے اس دوران بھی تشدد اور دہشت گردی کی کارروائیاں جاری رہیں ۔ فائرنگ سے مرنے والوں کی تعداد ۵ ہو گئی ہے ۔ ایک شخص کی جلی ہوئی لاش برآمد ہوئی ۔ کئی علاقوں سے لوٹ مار اور جلاؤ گھیراؤ کی رپورٹیں ملی ہیں ۔

○ ضلع کوہستان میں ایک ویگن گہری کھڈ میں جا گری ۔ چار افراد موقعہ پر ہلاک ہو گئے ۔

○ چترال میں بدھ کے روز پھر زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے تاہم کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ۔

○ زلزلہ سے متاثرین کی امداد کے لئے سعودی عرب ۔ جاپان ۔ امریکہ اور دیگر بیرونی اداروں کے علاوہ ملک بھر سے عطیات اور امدادی سامان پہنچنا شروع ہو گیا ہے ۔

○ واپڈا کے قریبی ذرائع کے مطابق فروری کے تیسرے ہفتے سے شہری علاقوں میں آٹھ گھنٹے اور دیہی علاقوں میں دس سے بارہ گھنٹے روزانہ لوڈ شیڈنگ شروع ہونے کا امکان ہے ۔

○ وزیر اعظم نے خلیج کی جنگ بند کرانے کے لئے ۹ فروری سے دوسرا غیر ملکی دورہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو ۱۳ فروری تک جاری رہے گا ۔ چند وفاقی وزراء بھی ان کے ہمراہ ہوں گے ۔

غیر ملکی خبریں

○ اتحادی فوجوں نے عراق پر اڑھائی ہزار ہوائی حملے کر کے متعدد پلوں ۔ سڑکوں اور اہم تنصیبات کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے ۔ عراق نے مزید ۶ طیارے مار گرائے ہیں ۔ اب تک عراق کی طرف سے گرائے جانے والے طیاروں اور میزائیلوں کی تعداد ۲۵۵ تک پہنچ گئی ہے ۔

○ عراق نے امریکہ سمیت اس کے چھ اتحادی ملکوں سے جن میں سعودی عرب ، مصر ، برطانیہ ۔ فرانس وغیرہ بھی شامل ہیں سفارتی تعلقات توڑ لئے ہیں ۔

○ اتحادی طیاروں نے عراق سے تیل لے کر جانے والے اردن کے چھ ٹینکر تباہ کر دیئے ہیں ۔ اس حملہ میں چھ ڈرائیور بھی ہلاک ہو گئے ۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اس کارروائی کی شدید مذمت کی ہے ۔

○ اسرائیل نے جنوبی لبنان میں فلسطینی کیمپوں پر فضائی حملے کر کے ۷ فلسطینیوں کو شہید کر دیا ۔ لبنان کے صدر نے اس علاقہ کے دفاع کے لئے فوجیں بھجوانے کا اعلان کیا ہے ۔

○ بھارت میں تامل ناڈو کی حکومت کی برطرفی کے خلاف کئی صوبوں میں زبردست مظاہرے ہوئے امریکی طیاروں کو ایندھن بھرنے کی سہولت دینے کے خلاف بھی احتجاجی جلوسوں کا سلسلہ جاری ہے ۔

○ روس کی جمہوریہ لتھوانیہ میں آزادی کے سوال پر رائے شماری کا جو منصوبہ بنایا گیا تھا اسے صدر گورباچوف نے ایک فرمان کے ذریعہ خلاف قانون قرار دے دیا ہے ۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے ۹ مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکال کر شہید کر دیا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخباری سرخیاں

صدر بش جنگ ہم جیتیں گے۔ عراق کو تباہ نہیں کرنا چاہتے۔ روس کے ساتھ تعلقات بہتر بنانا چاہتے ہیں مگر روس کی طرف سے بالٹک ریاستوں میں طاقت کا استعمال باعث تشویش ہے۔

اقوام متحدہ میں ایرانی سفیر خلیج کی جنگ دینی اور لادینی قوتوں کے درمیان جنگ ہے کویت کی آزادی کے بعد بھی امریکہ اس علاقے میں موجود رہے گا اس وجہ سے ہم علاقے میں امریکی موجودگی کے خلاف ہیں۔

شیخ رشید۔ مشیر اطلاعات

خارجہ پالیسی تشکیل دینا حکومت کا کام ہے۔ جنرل اسلم بیگ کا بیان انکی ذاتی رائے ہے۔

حامد موسوی۔ سربراہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ

خلیج کی موجودہ صورت حال میں پورا کفر اسلام کے خلاف متحد ہو چکا ہے۔ اگر مسلمانوں نے اتحاد کا مظاہرہ نہ کیا تو یہ تاریخ اسلام کا عبرتناک باب ہوگا۔

وکلاء کنونشن کی تقاریر عراق پر ہونے والے مظالم پر جو شخص بات نہیں کرتا وہ نہ تو مسلمان ہے اور نہ ہی انسان۔ عوام پہلی مرتبہ تاریخ کے دھارے کو بدلنے کی پوزیشن میں آئے ہیں۔ بغداد کے لوگ خراج تحسین کے مستحق ہیں کہ بم کھلنے کے بعد بھی ان کے چہروں پر مسکراہٹ ہے۔

خبر عراق کو جارح کہنے پر وکلاء کنونشن میں گڑبڑ ہوگئی۔ وکلاء نے مقرر کو سٹیج سے اتار دیا بعض جذباتی وکلاء مارنے کے لئے دوڑے۔ امریکی و حکومتی ایجنٹ کے نعرے۔

صدر بش عراق کی فوجی قوت ختم کرنے میں مہینے لگ سکتے ہیں سال نہیں لگنے دیں گے۔ صدام حسین امریکہ کو زمینی جنگ میں گھسیٹنا چاہتے ہیں لیکن ہم اپنے ٹائم ٹیبل کے مطابق جنگ لڑیں گے۔

غلام دستگیر خان وزیراعظم کے علاوہ کوئی دوسرا شخص پالیسی معاملات پر بات کرنے کا مجاز نہیں۔

جنرل اسلم بیگ نے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ سیاسی بیانات سے گریز کریں۔

مصطفیٰ کھر نواز شریف اور بے نظیر بھٹو دونوں خلیج کے معاملے کو سمجھنے میں ناکام رہے ہیں۔ دونوں امریکہ کی حمایت کر رہے ہیں۔ یہ بات عالم اسلام کے لئے نقصان دہ ہے۔

وفاقی وزیر۔ عبدالستار خان نیازی

اللہ تعالیٰ نے امریکہ کے غرور کو خاک میں ملا دیا ہے۔ حرمین شریفین کی حفاظت کے لئے امریکی فوج گمراہی نہیں تو اور کیا ہے؟ امریکی فوج نے خطۂ پاک میں سؤر کا گوشت کھایا اور شراب نوشی کی۔

امریکی قونصل جنرل برائے پاکستان: امریکہ عراق کے ٹکڑے کرنا نہیں چاہتا کویت کی آزادی کے بعد واپس چلا جائے گا۔

معراج محمد خان چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ کا خلیج پر بیان حقیقت پسندانہ ہے امریکی حملہ کے خلاف عوام کے ملک گیر غم و غصہ نے موجودہ حکومت کی خارجہ پالیسی پر عدم اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔

سردار عبدالقیوم صدر آزاد کشمیر

پاکستان کا وزیراعظم ہوتا تو سب سے پہلے راٹھور حکومت کو برطرف کرتا۔ آزاد کشمیر میں سکھاشاہی سے حکومت چلانے کی کوشش کی جارہی ہے

ممتاز راٹھور وزیر اعظم آزاد کشمیر

پاکستان کی حکومت میری حکومت ختم نہیں کر سکتی پاکستان سے میں اتنی ہی محبت رکھتا ہوں جتنی کوئی اور پاکستانی رکھ سکتا ہے۔

ایرانی قونصلیٹ مقیم پاکستان:

سلامتی کونسل کی اجازت سے عراق پر ظلم ہو رہا ہے۔ جس میں نام نہاد مسلمان بھی شریک ہیں۔ شیطان یہودیوں پر میزائل پھینک دیا جائے تو اقوام متحدہ چیخ اٹھتی ہے لیکن عراق پر ہزاروں بم گرانے کے باوجود اس نے چپ سادھ رکھی ہے۔

واشنگٹن پوسٹ۔ امریکہ

امریکہ نے مشرق وسطیٰ کا نقشہ بدلنے کے منصوبے کی تصدیق کر دی۔ امریکی محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کے بعد بھی امریکہ کی فضائی اور بحری افواج خلیج میں موجود رہیں گی۔

جنرل اسلم بیگ فوج اور عوام کے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔ ۱۹۹۰ء کی پاکستانی فوج ماضی کی فوج سے مختلف ہے۔ ہنری کسنجر کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ جنگ کے نتیجے میں لازمی طور پر عراق کی فوجی قوت کم کر دی جائیگی۔

ریڈیو ماسکو جنرل اسلم بیگ کا بیان ظاہر کرتا ہے کہ فوج اور حکومت کے درمیان سنگین اختلافات بڑھ رہے ہیں پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ پاکستان میں بار بار سرکاری افسروں کی جانب سے اعلیٰ فوجی حکام کے فرمودات کو ہدایت تصور کیا جاتا ہے۔

امریکی اہلکار جنرل اسلم بیگ کے اس بیان سے شدید اختلاف ہے کہ عراق کے بعد اگلا نشانہ ایران اور پاکستان ہوں گے۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام سے اتفاق نہیں ہے لیکن پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر امریکہ حملہ نہیں کرے گا۔

صدر ایران ہاشمی رفسنجانی

خلیجی جنگ کی تباہیاں امریکی پالیسیوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں گی۔ سامراجی طاقتیں جان لیں کہ مسلمانوں کی بیداری کا وقت آگیا ہے۔ زندہ اقوام کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

اصغر خان عراق کو تباہ کرنے کی سازش یہودیوں نے تیار کی۔ عراقی شہروں پر اندھا دھند بمباری کی شدید مذمت۔

مسابقت کا ثواب

بفضل خدا ہر جماعت اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعوت پر تحریک جدید کے سال ۵۷ کے لئے وعدے بھجوانے میں کوشاں ہے۔ لیکن زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے مسابقت کی روح سے کام کرنا از بس ضروری ہے۔ اس لئے تاکیدی درخواست ہے کہ جو جماعتیں ابھی تک وعدہ جات نہیں بھجوا سکیں۔ جلد از جلد وعدہ جات بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید

قابلِ تقلید

۱- مکرم محمد شریف صاحب صدر محلہ دار الفتوح ربوہ اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم بشارت اللہ صاحب آف ناصر آباد ربوہ دو ہفتہ کے لئے دار الفتوح میں وقف عارضی پر آئے تھے۔ انہوں نے اپنے وقف کے دوران بچوں اور بڑوں کو دعائیں یاد کرائیں جو نمازوں میں سست تھے ان کو توجہ دلائی۔ حقہ نوشی سے منع کرتے رہے اور دوستوں کو اس نشہ کے ترک کرنے کی تلقین کی۔ بچوں کی تربیت میں کوشاں رہے

۲- مکرم محمد اقبال صاحب باجوہ مربی سلسلہ چاہ لڈیانہ ضلع جھنگ لکھتے ہیں کہ مکرم محمد دین صاحب مرکز سلسلہ ربوہ سے برائے وقف عارضی چاہ لڈیانہ تشریف لائے۔ وہ بڑی محنت سے دوستوں کو کمزوریوں کی طرف توجہ دلاتے رہے چندوں کی ادائیگی۔ وقف عارضی کرنا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب پڑھنا اور تلاوت قرآن کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ خود روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرتے رہے۔ ان کی آمد سے کافی فائدہ ہوا ہے۔ اگر یہ کام باقاعدہ جاری رہے تو ان جماعتوں میں بھی کافی بیداری کی توقع ہے۔

۳- مکرم محمد دین صاحب آف دار العلوم جنوبی ربوہ نے چڑییانہ میں وقف عارضی کیا اور وہاں نماز باجماعت پڑھاتے رہے۔ انہیں قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا۔ ارد گرد کی جماعتوں مثلاً ٹھٹھہ سندرانہ۔ کورووال۔ چاہ مکرانہ لدڑ چنڈ بھروانہ کا دورہ کیا۔ دوستوں کو چندہ کی تلقین کی وقف عارضی میں حصہ لینے کی تحریک کی۔

۴- مکرم بشیر احمد صاحب اٹھوال آف دار العلوم جنوبی ربوہ نے سانگرہ میں وقف عارضی کیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ وہاں تقریباً دس بارہ خاندان زمیندار طبقہ ہیں۔ خاکسار کھیتوں میں جا کر ان سے ملاقات کرتا رہا۔ ان کی نماز کی حاضری اچھی تھی اور بجٹ وغیرہ کی ادائیگی بھی وقت پر ہو جاتی تھی۔ مستورات بھی نماز کی پابند تھیں۔ دو آدمیوں نے وعدہ کیا کہ وہ سندھ میں وقف عارضی پر جائیں گے۔

۵- مکرمہ طاہرہ پروین اور مکرمہ نسیم اختر صاحبہ نے پل مانگا ضلع سیالکوٹ میں وقف عارضی کیا۔ وہ اپنی رپورٹ میں لکھتی ہیں کہ پانچ بچوں کو نماز سادہ سکھائی۔ تین کو باترجمہ پڑھائی۔ سات بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا۔ دو کو دینی معلومات سے آگاہ کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بیگم - لاہور

عیادت

ایک روائت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی بیمار کا سنتے تو آپ عیادت کے لئے تشریف لے جاتے اور اس کے لئے دُعا فرماتے۔ ایک اور روائت ہے کہ آپ فرماتے کہ جب کسی کی عیادت کو جاؤ تو اسکے لئے کوئی چیز بھی تحفۃً لے جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیمار کی عیادت سنتِ نبوی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ جب ہمیں کسی عزیز یا کسی کی بھی بیماری کی اطلاع ملے تو اس کی عیادت کے لئے ضرور جائیں۔ کیونکہ اس سے مریض کو اپنے وجود کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے جس سے وہ خوشی محسوس کرتا ہے اور عیادت سے انسانی ہمدردی کا جذبہ بھی ابھرتا ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ بعض صورتوں میں تیمار داروں اور خود مریض کے لئے بھی عیادت کرنے والوں کی طرف سے کچھ چیزیں تکلیف کا باعث بھی بن جاتی ہیں اسلئے ضروری ہے کہ عیادت کرنیوالے کچھ اصول مدِ نظر رکھیں تو کسی کو بھی تکلیف نہ ہوگی۔

عیادت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اگر مریض ہسپتال میں ہے تو ملاقات کے مقررہ اوقات پر ہی جانا چاہیئے اور مریض کے سامنے زیادہ فکر مندی کا اظہار نہ کیا جائے اور نہ اس کی بیماری کی تفصیل کرید کرید کر پوچھی جائے۔ کیونکہ مریض پر اسکا کچھ اچھا اثر نہیں پڑے گا۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ مریض کے پاس ملاقات کا مقررہ وقت سارا ہی نہ لگایا جائے بلکہ مناسب وقت میں اسکی خیریت دریافت کریں اور چند جملے حوصلہ افزائی کے اور دعائیہ کہکر وہاں سے رخصت ہو جائیں۔ تاکہ اگر اور لوگ آئیں تو مریض کے پاس رش نہ ہو جائے کہ جس سے وہ کوفت محسوس کرنے لگے۔

مریض اگر گھر پر ہو تو عیادت کے لئے ایسے وقت میں جانا چاہیئے کہ جب گھر والے اپنی لازمی ضروریات سے فراغت پا چکے ہوں یہ نہیں کہ آپ اپنے کام پر جانے کے لئے گھر سے کچھ پہلے نکل کھڑے ہوں کہ راستہ میں عیادت بھی کرلی جائے آپ کی یہ روش ہو سکتا ہے تکلیف کا موجب بن جائے کیونکہ ایک طرف مریض کی دیکھ بھال دوسری طرف دفتروں، اسکولوں، کالجوں میں جانے والوں کی تیاری اور دوڑ بھاگ میں آپ کی عیادت کے چند منٹ بھی مخل ہوں گے اور ناگوار اثرات مترتب ہوں گے گھر والے آپ کی طرف توجہ نہ دے سکیں گے جو کہ آپ کو بھی ناگوار گذر سکتا ہے۔ اسلئے بہتر ہے کہ ایسے وقت میں عیادت کے لئے جائیں کہ جو مریض اور تیمار داروں کے لئے موزوں ہو مثلاً صبح نو دس بجے شام کو چار پانچ بجے اور پھر بھی کوشش کریں کہ زیادہ وقت وہاں صرف نہ ہو۔ بعض خواتین عیادت کے لئے جاتے ہوئے بچوں کو بھی ہمراہ لے جاتی ہیں۔ بچے تو بہر حال بچے ہی ہوتے ہیں۔ یہ زیادہ دیر نہ خاموش رہ سکتے ہیں اور نہ نچلے بیٹھ سکتے ہیں اسلئے عیادت کیلئے جاتے وقت بچوں کو ہمراہ نہ لے جانا ہی مناسب ہے

عیادت کے دوران مریض کے آرام کا خیال رکھنا ہر بات پر مقدم رکھیں۔ چند ماہ ہوئے کہ ہمارے گھر کی ایک فرد کا اپریشن ہوا جسمیں تھوڑی سی پیچیدگی پیدا ہو گئی جسکی وجہ سے مریضہ رات بھر جاگتی کچھ افاقہ ہوا تو رات کو مریضہ کو گھر لایا گیا ابھی اسکو بستر پر لٹا بھی نہ سکے تھے کہ کچھ محترمات دیکھنے کو آگئیں ان کو دوسرے کمرے میں بٹھایا گیا تو قدرے خفگی سے بولیں ہم تو مریضہ کو دیکھنے آئے تھے یہ کہہ کر وہ چلی گئیں۔ اگلے دن صبح نو بجے کے قریب مریضہ کو نیند آ گئی گھر میں مکمل خاموشی کروا دی گئی تو ایک محترمہ معہ اپنے تین عدد شوخ و چنچل بچوں کے تشریف لے آئیں حفظِ ماتقدم کے طور پر ان کو آہستہ بولنے اور بچوں کو شور نہ کرنے کا اشارہ دے کر ڈرائینگ روم کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔ ان کو بتایا کہ مریضہ رات بھر بے چین رہی ہے۔ شکر ہے خدا کا کہ ابھی ابھی اس کی آنکھ لگی ہے آپ بیٹھیں مگر وہ بولیں ہم تو اسی کو دیکھنے آئے تھے بچے بھی آنٹی کو ملنا چاہتے تھے۔ یہ کہہ کر وہ بھی غصہ سے چلتی ہوئیں۔ تو عیادت کا یہ طریق مریض کیلئے انتہائی تکلیف دہ ہو سکتا ہے۔

بعض لوگوں کو نسخے بتانے میں بھی لطف آتا ہے اور مجبور کرتے ہیں کہ یہ نسخہ آپ مریض کو ضرور استعمال کرائیں اور [illegible] جلد شفا ہو گی۔ حالانکہ مریض کا علاج ہو رہا ہوتا ہے۔ مگر نسخے بتانے والے اپنے نسخوں کی تعریفیں کر کر کے تیمار دار کا ناک میں دم کر دیتے ہیں اور مجبور کرتے ہیں کہ ان کا آزمودہ نسخہ جلد سے جلد شروع کروایا جائے کسی کے علاج میں دخل اندازی اور عیادت و ہمدردی کا یہ بڑا بھونڈا طریق ہے اس سے اجتناب بہتر ہے۔

فون پر عیادت بعض حالات میں تو بہت مناسب ہے لیکن اگر آداب عیادت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک آدھ بار جاکر مریض کی احوال پرسی کرلی جائے اور پھولوں یا پھلوں کی صورت میں قلبی جذبات کا اظہار بھی ہو جائے تو مریض کے لئے خوشی کا موجب ہو سکتا ہے۔ مریض کم عمر ہو تو اسکے لئے عمر کا لحاظ رکھتے ہوئے کوئی کھلونا یا کتاب کا تحفہ بڑا سودمند ہوگا۔ بعد ازاں روزانہ فون پر مریض کی خیریت پوچھیں تو مستحسن امر ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ملاقات کے دوران مریض سے کسی قسم کی الجھن پیدا کرنے والی باتیں نہ کی جائیں مثلاً گھریلو جھگڑے یا باہمی رنجشوں یا ادھر اُدھر کے قصے بیان نہ کئے جائیں۔ بلکہ خوشی اور مسرت پیدا کرنیوالی گفتگو کی جائے کہ اس سے مریض کو جو راحت ملے گی اس سے اسکی قوتِ مدافعت پر بھی اچھا اثر واقع ہوگا اور وہ تھوڑی دیر کے لئے بیماری کے شدید احساس سے بھی کچھ نجات پائے گا۔ اسی طرح تیمار داروں سے بھی الجھنیں ڈالنے والی گفتگو سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے تاکہ وہ مزید فکرمندی سے آزاد رہ کر مریض کی تیمار داری کے فرائض کما حقہ ادا کر سکیں۔

جسطرح مریض اور تیمار داروں کی سہولتوں کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح کچھ تھوڑی سی ذمہ داری گھر والوں پر بھی عائد ہوتی ہے کہ جو لوگ عیادت کو آتے ہیں یقیناً وہ محبت اور خلوص اور ہمدردی کے جذبے سے آتے ہیں۔ اسلئے گھر والوں اور خصوصاً عورتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کے پُرخلوص جذبے کی قدر کریں محبت و خلوص اور احترام سے ملیں مریض سے ملاقات کروائیں ان کی آمد کو بوجھ تصور نہ کریں۔ چائے یا مشروبات کے لئے کوئی عیادت کو نہیں آتا یہ آپ کے حالات پر منحصر ہے کہ تواضع کریں یا نہ کریں۔ کیونکہ یہ تو ناممکن امر ہے کہ مریض تکلیف سے کراہ رہا ہے۔ یا آپ اس کی کسی اشد ضرورت میں مصروف ہیں تو کوئی عیادت کے لئے آنیوالا آپ سے تواضع کی توقع رکھے یہ تو سوچنا بھی غلط ہے۔ ہاں یہ آپ کے اپنے نفس کا تکلف بھی ہو سکتا ہے اس سے بچیں کیوں کہ اوّلین فرض آپ کا مریض کی دیکھ بھال اور تیمار داری ہے ہر حال میں اسے ترجیح دیں اور آنیوالوں کو بوجھ تصور کر کے دل میں کڑھنا شروع نہ کر دیں اس صورت میں آپ عمدہ طریق پر تیمار داری نہ کر سکیں گے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔"

زراعت

سیب کی مصنوعات

مربہ:- سیب سے نہایت اعلیٰ قسم کا مربہ تیار کیا جا سکتا ہے

(۱) **پھل کا انتخاب**:- سیب پکا ہونا چاہیئے تاکہ اس کا باریک چھلکا آسانی سے اُتر سکے نیز یکساں رنگ اور جسامت کا پھل ہو۔

(۲) **دھونا اور چھلکا اتارنا**:- چھلکا اتارنے سے پہلے پھل کو صاف پانی سے دھو لینا چاہیئے اور ایک خاص قسم کے چاقو سے (PEELING KNIFE) کہتے ہیں چھلکا اتار لیا جائے اور ساتھ ہی کسی نوکدار تنکے یا کانٹے سے پھل میں چھید کر لئے جائیں۔ اور سطح ہموار کر لی جائے پھل چھیلتے وقت فوراً نمکین پانی میں ڈالتے جائیں تاکہ ہوا لگنے سے چھیلے ہوئے پھل کا رنگ خراب نہ ہو۔

(۳) **کھانڈ کا قوام تیار کرنا**۔ ایک سیر چھلے ہوئے سیب کے لئے ایک سیر چینی درکار ہے اور ایک سیر چینی میں ۳-۴ چھٹانک پانی ڈال کر پکائیں یہاں تک کہ قوام تیار ہو جائے۔

(۴) **پھل کا پکانا**:- شربت میں پھل ڈال کر ۱۵-۲۰ منٹ کے لئے اچھی طرح سے پکائیں اور اس کے بعد رات بھر پڑا رہنے دیں۔ دوسرے دن شربت اور پھل دونوں کو پھر ۲۰ منٹ کے لئے پکائیں تاکہ شربت اچھا گاڑھا ہو جائے۔

اب اس تیار شدہ مربہ کو کسی شیشے کے مرتبان یا کسی اور صاف برتن میں بھر کر رکھ دیں۔

(ب) **جیم**

(۱) **پھل کا انتخاب**

عام پھل جو بازار میں پوری قیمت نہیں پا سکتا۔ مثلاً چھوٹے قد کا ہو یا قدرتی طور پر داغدار ہو مگر گلا سڑا نہ ہو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۲) **پھل کاٹنا اور پکانا**

پھل کو دھولیں اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ کر ۳/۴ وزن کی کھانڈ ملائیں۔ اور اچھی طرح دونوں کو ملا کر دس منٹ کے لئے کسی پتیلے میں رکھ دیں۔ پھر اسے آگ پر پکنے کے لئے رکھ دیں اور اتنی دیر پکائیں کہ خوب گاڑھا ہو جائے اس وقت اس میں ایک لیمو کا رس بحساب ایک پونڈ تیار شدہ جیم میں ڈال دیں۔ جس وقت جیم تیار ہو جائے تو صاف خشک شیشے کے مرتبانوں میں بھر کر رکھ دیں۔ اور سطح پر موم کی

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روائتی زیورات جدید فیشن کیساتھ
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان : ۶۴۹
رہائش : ۸۴۱

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں
"جب انسان کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور عجز و مصیبت کی حالت نہیں رہتی تو جو شخص اس وقت انکسار کو اختیار کرے اور خدا کو یاد رکھے وہ کامل ہے۔"

بقیہ: صـ سے آگے

تہہ جمادیں اور ٹھنڈا ہونے پر مضبوطی سے ڈھکنا لگا کر محفوظ جگہ پر رکھ دیں۔

نوٹ:۔ اگر پھل کے ٹکڑے سخت ہوں تو اس میں پانی ڈال کر نرم کر لیں لیکن دھیان رہے کہ یہ عمل کھانڈ ڈالنے سے پہلے ہو۔

(جدید زراعت جنوری ۹۱ء)

هوالشافي
C M C
کیوریٹو کورسز

PILES COURSE	۴۵/-	بواسیر کورس
ASTHMA COURSE	۶۵/-	دمہ کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۶۵/-	پتھری گردہ کورس
KIDNEY INFECTION COURSE	۱۸۰/-	انفکشن گردہ کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
BODY BUILDING COURSE	۵۰/-	کمزوری جسم کورس
URINATION COURSE	۴۵/-	کثرت پیشاب کورس
STERILITY COURSE	۷۵/-	بانجھ پن کورس
LEOCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس

نیز دیگر امراض کے کورسز اپنے قریبی میڈیکل سٹور سے طلب کریں یا براہِ راست ہم سے منگوائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس گولبازار۔ ربوہ
فون :۔ ۷۷۱ - ۶۰۶

دکان برائے فوری فروخت

انیس مارکیٹ ریلوے روڈ میں واقع جوتوں کی دکان بابر شوز بمعہ ساز و سامان فوری فروخت کے لئے موجود ہے۔
خواہشمند احباب جلد رابطہ کریں۔
عبد الحمید صابر معرفت احمد کلینک
اقصیٰ چوک۔ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: ـــــــ آغا سیف اللہ
پرنٹر: ـــــــ قاضی منیر احمد
مطبع: ـــــــ ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: ـــــــ دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ـــــــ ایک روپیہ پچاس پیسے

زرینہ اولاد سے محروم حضرات اور اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کے لئے امید کی کرن
اٹھراء کی گولیاں
عورتوں اور بچوں کے علاج کیلئے ہم سے رجوع کریں
گولڈن پلز طاقت کا سرچشمہ
اعضائے رئیسہ کیلئے بے حد مفید اور مقوی
زیرِ نگرانی: مرض اٹھراء کے مشہور معالج
حکیم عطاء الرحمٰن علوی اینڈ سنز ولد حکیم نظام جان
دواخانہ محافظِ صحت گول چوک اوکاڑہ

"تدریسی مرکز" برائے طالبات

۱۔ ایف اے / ایف ایس سی۔ صرف انگریزی۔ ۴۵ دن۔ طالبات ۷ تک۔ کل فیس تین صد روپے۔
۲۔ بی اے / بی ایس سی۔ صرف انگریزی۔ ۶۰ دن۔ طالبات ۵ تک۔ کل فیس پانچ صد روپے۔
۳۔ ایم اے انگلش۔ ۹۰ دن۔ طالبات ۳ تک۔ کل فیس نو صد روپے۔
نوٹ:۔ خدانخواستہ ناکامی کی صورت میں نصف فیس واپس یا ایک ماہ کی تدریس بلا معاوضہ۔
محمد شریف خالد۔ ایم اے (انگلش) دار الصدر غربی۔ ربوہ

زرینہ اولاد سے محروم ۔ بے اولاد ۔ اٹھراء ۔ سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۶۰
فون ـــ ۰۴۳۱ ـــ ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷
زیر نگرانی
حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
لاہور: جوہر ٹاؤن فیز I بالمقابل مسجد
چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ
وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ
چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔
کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

۔ قدیمی ۔ اوّلین ۔ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۳۹۹۷
برانچیں: ۔ کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱
۔ لاہور: ۱-D-۳ گلشن راوی
۔ ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
۔ منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
۔ رحیم یار خان: فون ۴۷۹۹
۔ ربوہ۔ اقصیٰ چوک کالج روڈ
فون نمبر ۵۵۸

EXPORTERS FROM PAKISTAN
IMPORTERS FROM FOREIGN COUNTRIES
ATTENTION PLEASE :-
PARTIES INTERESTED IN QUALITY EXPORT OR IMPORT OF KNITTWEARS OR HANDI-CRAFTS
PLEASE CONTACT :
AHMAD ESTATES AGENCY
P.O. BOX 26 RABWAH. PAKISTAN
TELEPHONE 04524 – 535 FAX 04524 – 825 / 696
CABLE :- DOGARS
GOODS ALSO MANUFACTURED ACCORDING TO THE SAMPLES OF BUYER
QUALITY GUARANTEED
FAZAL AHMAD DOGAR